



## ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور مجھ تمہارا لیہ بھی وہی بات پسند ہے، جو خود اپنے لیے پسند ہے دو آدمیوں پر کبھی حاکم نہ بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کی دیکھ بہال کی ذمہ داری لینا

ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور مجھ تمہاری لیے بھی وہی بات پسند ہے، جو خود اپنے لیے پسند ہے دو آدمیوں پر کبھی حاکم نہ بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کی دیکھ بہال کی ذمہ داری لینا“  
[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور مجھ تمہارا لیے بھی وہی بات پسند ہے، جو خود اپنے لیے پسند ہے دو آدمیوں پر کبھی حاکم نہ بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کی دیکھ بہال کی ذمہ داری لینا“ یہ تین جملے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمائے: اول: آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں“ اس نصیحت کو مبنی پر حقیقت صورت حال پر محمول کیا جائے گا کسی آدمی کا کسی دوسرے شخص کو ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ مثلا تم میں یہ کمزوریاں ہیں؛ بشرط کہ اس کا یہ کہنا نصیحت کی غرض سے ہو، نہ کہ برا بھلا کہنے اور عار دلانے کے لیے چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں“ دوم: آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ تمہارا لیے بھی وہی بات پسند ہے، جو خود اپنے لیے پسند ہے“ یہ نبی ﷺ کے حسن اخلاق کا ایک مظہر ہے چون کہ پہلے جملے میں کچھ دل آزاری کا پہلو تھا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ تمہارا لیے بھی وہی بات پسند ہے، جو خود اپنے لیے پسند ہے“ سوم: ”دو آدمیوں پر کبھی حاکم نہ بننا“ یعنی دو آدمیوں پر بھی کبھی امیر نہ بننا اس سے زیادہ پر امیر بننے کی ممانعت تو بطریق اولیٰ ہو گی مگر ہوم یہ کہ نبی ﷺ نے انہیں امیر بننے سے منع کیا؛ کیوں کہ وہ کمزور تھے، جب کہ امارت کے لیے طاقت و اور امانت دار شخص کی ضرورت ہوتی ہے طاقت و اس طرح سے کہ وہ صاحب اقتدار ہو اور اس کی بات میں تیز پن ہو بایں طور کہ جو کہ اسے کر گزرے اور لوگوں کے سامنے کمزوری ظاہر نہ ہو نہ ہونے دے؛ کیوں کہ لوگ جب کسی شخص کو کمزور سمجھنا شروع کردیں، تو ان کے ہاں اس کا احترام باقی نہیں رہتا اور یہ وقوف لوگ اس پر جری ہو نہ لگتے ہیں تاہم اگر وہ طاقت ور ہو، اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرتا ہو اور نہ اللہ کے عطا کردہ اقتدار میں کوئی کوتاہی برتتا ہو، تو یہ شخص ہی حقیقی امیر ہوتا ہے چہاں کہ: ”اور نہ ہی یتیم کے مال کی دیکھ بہال کی ذمہ داری اٹھانا“ یتیم اس بچے کو کہ جاتا ہے، جس کے بالغ ہونے سے پہلے ہی اس کا باپ فوت ہو جائے رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو یتیم کے مال کی ذمہ داری اٹھانے سے منع فرمایا؛ کیوں کہ یتیم کے مال کو دیکھ بہال کی ضرورت ہوتی ہے، جب کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کمزور شخص تھے، جو اس کی کما حقہ دیکھ بہال نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور نہ ہی یتیم کے مال کی دیکھ بہال کی ذمہ داری اٹھانا“ یعنی یتیم کے مال کا نگران نہ بننا، بلکہ یہ ذمہ داری کسی اور کے لیے چھوڑ دینا اس میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کی تنقیص نہیں ہے آپ رضی اللہ عنہ تو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ساتھ ہی آپ بہت زائد اور نقشہ اختیار کرنے والے تھے یہ تو بس ایک میدان میں کمزور تھے؛ امارت اور حکومت کا میدان



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

